احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 11 دسمبر 2009ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 11 دسمبر 2009ء 23 ذوالحج 1430 ہجری 11 فتح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 278

دنیا کی محبت

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دوسری قومیں تم پر اس طرح حملہ آور ہوں گی جس طرح کھانے والے برتنوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ایک شخص نے عرض کیا کیا یہ ہماری تعداد میں کمی کی وجہ سے ہوگا۔تو فرمایا نہیں تم اس زمانہ میں بہت ہو گے۔مگر ایسے ہو گے جیسے دریا کے پانی پر جھاگ ہوتا ہے۔اللہ تمہارے رعب کو دشمنوں کے دل سے نکال دے گا۔اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا یعنی دنیا کی محبت اور موت سے نفرت ڈال دے گا۔

﴿سنن ابو داؤد کتاب الملاحم باب فی تداعی الامم حدیث نمبر:3745﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گو یا داستان گو کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں، بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دلسوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے، کی ہیں۔ان کو گوش دل سے سنو اور ان پر عمل کرو۔

ہاں خوب یاد رکھو اور اس کو سچ سمجھو کہ ایک روز اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے۔پس اگر ہم عمدہ حالت میں یہاں سے کوچ کرتے ہیں تو ہمارے لئے مبارکی اور خوشی ہے؛ ورنہ خطرناک حالت ہے۔یاد رکھو کہ جب انسان بری حالت میں جاتا ہے، تو مکان بعید اس کے لئے یہیں سے شروع ہو جاتا ہے۔یعنی نزع کی حالت ہی سے اس میں تغیر شروع ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے..........(طٰہٰ:75) یعنی جو شخص مجرم بن کر آوے گا۔اس کے لئے ایک جہنم ہے، جس میں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا۔ یہ کیسی صاف بات ہے۔اصل لذت زندگی کی راحت اور خوشی ہی میں ہے، بلکہ اسی حالت میں وہ زندہ متصور ہوتا ہے جبکہ ہر طرح کے امن و آرام میں ہو۔اگر وہ کسی درد مثلاً قولنج یا درد دانت ہی میں مبتلا ہو جاوے تو وہ مردوں سے بدتر ہوتا ہے اور حالت ایسی ہوتی ہے کہ نہ تو مردہ ہی ہوتا ہے اور نہ زندہ ہی کہلا سکتا ہے۔پس اسی پر قیاس کر لو کہ جہنم کے دردناک عذاب میں کیسی بری حالت ہوگی۔

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے۔اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا، مگر وہ ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا اور شریروں اور دشمنان خدا اور رسول سے موافقت کرتا رہا۔گویا اس نے اپنے طرز عمل سے دکھا دیا کہ خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔یہ ایک عادۃ اللہ ہے کہ انسان جدھر قدم اٹھاتا ہے، اس کی مخالف جانب سے وہ دور ہوتا جاتا ہے۔وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الگ ہو کر ہوا و ہوس نفسانی کا بندہ ہوتا ہے، تو خدا اس سے دور ہوتا جاتا ہے اور جوں جوں ادھر تعلقات بڑھتے ہیں ادھر کم ہوتے ہیں۔یہ مشہور بات ہے کہ دل را بدل رہیست۔پس اگر خدا تعالیٰ سے عملی طور پر بیزاری ظاہر کرتا ہے، تو سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے بیزار ہے اور اگر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور پانی کی طرح اس کی طرف جھکتا ہے، تو سمجھ لے کہ وہ مہربان ہے۔محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔وہ وہ خدا ہے کہ اپنے محبوں پر برکات نازل کرتا ہے اور ان کو محسوس کرا دیتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے۔یہاں تک کہ ان کے کلام میں، ان کے لبوں میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگ ان کے کپڑوں اور ان کی ہر بات سے برکت پاتے ہیں۔امت محمدیہ میں اس کا بیّن ثبوت اس وقت تک موجود ہے کہ جو خدا کے لئے ہوتا ہے، خدا اس کا ہو جاتا ہے۔

﴿ملفوظات جلد اول 90﴾

قرآن کریم بار بار پڑھیں

مجلس شوریٰ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ احباب جماعت کا علمی معیار بلند کرنے کے لئے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا۔ترجمہ سے پڑھنا اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنا بہت ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا......کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں..........تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے..........پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔

﴿کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26-27﴾

﴿ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ
بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء﴾

ماہر امراض کان ناک گلا کی آمد

مکرم ڈاکٹر کرنل افتخار اسلم صاحب ماہر امراض ناک کان گلا مورخہ 16 اور 17 دسمبر 09ء کو آؤٹ ڈور بالائی منزل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورت منداحباب و خواتین سے گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

﴿ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ﴾

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 558

پُرانوار خلیفہ کا نورانی تحفہ

سیدنا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے وصال مبارک سے صرف چند ماہ قبل فرمایا:۔

''ہم نے تو اپنی بہو اور بیٹے کو دو قرآن مجید، دو صحیح بخاری اور ان کے لئے رحل اور حزب المقبول، فتوح الغیب اور براہین احمدیہ اور الماری اور تہجد کے لئے لالٹین اور لوٹا دیئے ہیں اور بس''

(الفضل 6/اگست 1914ء صفحہ 1)

سبحان اللہ

نور دیں وہ نور دیں جس کی شنا سے نور سے
قادیاں کے آج تک روشن ہیں صحن وسقف و بام

حضور اقدس کی مراد اپنے صاحبزادہ حضرت مولوی عبدالحی صاحب سے ہے جن کی شادی حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی نورچشم صاحبزادی فاطمہ کبریٰ سے 2/اگست 1913ء کو ہوئی۔

کچھ ذکر دین کے شہزادوں

یعنی موعود ابنائے فارس کا

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی حضرت مسیح الزماں کی مبارک و مبشر اولاد سے والہانہ الفت اور شیفتگی کے سلسلہ میں آپ کے تلمیذ خاص مولوی سلیم اللہ صاحب پنشنر مدرس اوکاڑہ ضلع ساہیوال کی ایک نہایت درجہ ایمان افروز روایت:۔

آپ سیدنا محمود کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔:

مجھے یاد ہے کہ خلافت اولیٰ میں آپ حضرت صاحبزادہ صاحب کو گول کمرے میں سبق پڑھاتے تھے اور میں وہاں آپ کے لئے قہوہ لے کر جاتا۔ جب میں دروازہ پر دستک دیتا تو صاحبزادہ صاحب اٹھ کر دروازہ کھولتے اور قہوہ کی ٹرے پکڑ لیتے اور مولوی صاحب کے سامنے رکھ دیتے۔ مولوی صاحب نے مجھے فرمایا کہ جب قہوہ لاؤ۔ السلام علیکم کہو اور آواز دو تاکہ میں آواز پہچان کر خود اٹھ کر ٹرے لیا کروں لیکن باوجود اس کے بعض دفعہ صاحبزادہ صاحب ہی قہوہ پکڑ لیتے۔ اس پر مولوی صاحب نے مجھے قہوہ وہاں پہنچانے سے منع کر دیا ہے اور فرمایا کہ چونکہ صاحبزادہ صاحب بعض دفعہ ٹرے پکڑ لیتے ہیں مجھے اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ آپ عالی شان وجود ہیں اور بعض پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔

آپ دیگر صاحبزادگان کا بھی بہت احترام کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے آپ سے پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے اس پر خوشی سے آمادگی کا اظہار کیا لیکن صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ میں خود آپ کے پاس آیا کروں گا لیکن آپ اس پر رضامند نہ ہوئے اور بالآخر اس امر پر آمادہ کر لیا کہ آپ ان کی کوٹھی پر پہنچ کر پڑھایا کریں گے۔ چنانچہ آپ عصر کے بعد صاحبزادہ صاحب کی کوٹھی پر پہنچتے اور پڑھاتے۔ حالانکہ کوٹھی تعلیم الاسلام کالج کے قریب آپ کے مکان سے جو شہر میں تھا بہت دور تھی۔

ایک دفعہ جبکہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب افسر مدرسہ احمدیہ تھے ہم کھیل کے معاملہ میں آپ کو ناراض کر کے واپس چلے آئے۔ حضرت مولوی صاحب کو علم ہوا تو آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ اس شخص کی کیا شان ہے اور یہ کون ہے تم نے سخت غلطی کی۔ آپ کو اتنا ناگوار گزرا کہ ہم آپ کے سامنے آنکھ بھی نہ اٹھا سکتے تھے۔ اگلے روز ہمیں حضرت صاحبزادہ صاحب نے دفتر میں بلوایا۔ قبل اس کے کہ آپ ہمیں کچھ کہتے ہم سب رونے لگے اس پر آپ کی آنکھیں بھی ڈبڈبا آئیں اور فرمایا کہ میں تو آپ سے بھائیوں جیسا سلوک کرتا۔ ان الفاظ سے ہم اور بھی زیادہ رونے لگے۔ جس پر آپ نے ازراہ شفقت فرمایا کہ جاؤ اپنی جماعتوں میں کوئی بات نہیں۔ میں نے اس تفصیل کا ذکر حضرت مولوی صاحب سے کیا تو آپ نے ایک خاصی لمبی تقریر فرمائی جس میں فرمایا۔ میاں! تمہیں معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ان کے لئے کس قدر دعائیں کی ہیں۔ یہ آیت اللہ ہیں ان کی جتنی عزت کرو کم ہے اور پھر بتایا کہ میں حضرت صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی) والی جماعت میں آپ کے احترام کی وجہ سے کرسی پر بھی نہیں بیٹھتا تھا۔ (ایضاً صفحہ 432-433)

حق تو یہ ہے کہ ثریا سے واپس ایمان لانے والے دین کے ان شہزادوں کی الفت اکثر رفقائے مسیح دوران کے رگ وریشہ میں ایسی رچی بسی تھی جو بے ساختہ ہر موقع پر چشمۂ صافی کی طرح جاری ہو جاتی تھی۔

تعارف کتب

خطبات طاہر جلد ششم

خطبات جمعہ 1987ء

نام کتاب: خطبات طاہر جلد 6
(خطبات جمعہ 1987ء)
فرمودہ: حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع
ناشر: طاہر فاؤنڈیشن
تعداد صفحات: 884
اشاعت: طبع اول اکتوبر 2009ء
قیمت: 300 روپے

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ادارہ طاہر فاؤنڈیشن کو احباب جماعت کی خدمت میں خطبات طاہر کی جلد ششم پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

خطبات طاہر کی جلد ھٰذا 1987ء کے معرکۃ الآراء اور پُرمعارف خطبات جمعہ پر مشتمل ہے۔ یہ وہ دور ہے جہاں مخالف احمدیت جماعت کو اپنے تئیں نقصان پہنچانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا اور کئی مقامات پر جان، مال اور عزت کی قربانی لی جارہی تھی وہاں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہو رہی تھی۔ ابتلا کے اس دور میں حضور رحمہ اللہ احباب جماعت کو صبر کا دامن تھامنے، تقویٰ اختیار کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کے میدان میں آگے بڑھنے اور صد سالہ جشن تشکر کی تیاریوں کی تلقین فرما رہے تھے۔

خطبات طاہر جلد ششم حضور کے فرمودہ 51 خطبات پر مشتمل ہے۔ مورخہ 4/ستمبر 1987ء کو سفر کی وجہ سے نماز جمعہ ادا نہیں کی گئی تھی۔ اس سال کا پہلا اور آخری خطبہ وقف جدید انجمن احمدیہ کے کوائف اور سال نو کے اعلانات پر مشتمل ہے۔ حضور نے جماعت کے صد سالہ جشن تشکر کی تیاریوں کیلئے بھی اپنے خطبات میں احباب کو متوجہ فرمایا اور اس کیلئے خاص طور پر دعوت الی اللہ مہم کو تیز کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

نئی صدی کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے عظیم الشان ''تحریک وقف نو'' کا اعلان حضور نے 3/اپریل 1987ء کو فرمایا۔ حضور نے واقفین نو اور ان کے والدین کو جو قیمتی نصائح فرمائی ہیں وہ بھی اس جلد کی زینت ہیں۔

دنیا کے مختلف مقامات پر معاندین احمدیت کی کارروائیوں کا دلگداز تذکرہ بھی کتاب میں شامل ہے۔ جہلم میں ہونے والی شہادت، بنگلہ دیش میں مخالفانہ کارروائیاں اور ہالینڈ کی بیت الذکر کو جلانے کی سازش کا ذکر بھی حضور نے فرمایا ہے۔

6/مئی 1987ء کو حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی وفات ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد دو خطبات میں حضور نے جہاں حضرت صاحبزادی صاحبہ کا ذکر خیر فرمایا وہاں احباب کو صاحب برکت لوگوں سے وفا کرنے اور ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی نصیحت بھی فرمائی۔

اسی سال حضور شمالی امریکہ کے دورہ پر تشریف لے گئے اور امریکہ و کینیڈا کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ کے دوران حضور نے احباب کو مغربی اثرات سے بچنے کی تلقین فرمائی اسی طرح امریکہ کو دین کا قلعہ بنانے، سیاہ وسفید فام کی تفریق مٹانے، عالمی دینی مزاج قائم کرنے اور دعوت الی اللہ تیز کرنے کی نصیحت بھی فرمائی۔ کامیاب دورہ شمالی امریکہ کے ایمان افروز حالات جلد ھٰذا کی زینت ہیں۔

ان خطبات کی تدوین کیلئے حضور کے خطبات کی آڈیو کیسٹس سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تدوین کے دوران خطبات جمعہ میں ضروری حوالہ جات دے دیئے گئے ہیں نیز کتاب کے آخر پر اشاریہ بھی شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ طاہر فاؤنڈیشن کی اس پیشکش کو قبول فرمائے۔ اس علمی، روحانی اور تاریخی خزانہ کو لوگوں کی ہدایت و راہنمائی کا ذریعہ بنائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے علمی فیضان کو جاری رکھنے اور اسے لوگوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

م۔ م۔ طاہر

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ

عبداللہ بن قیس آپ کا نام تھا۔ قبیلہ اشعر سے تعلق کی نسبت سے اشعری کہلائے۔ یمن سے پیدل چل کر مکہ آئے اور حلقۂ بگوش اسلام ہوئے۔ تقریباً 50 افراد کو بحری راستہ سے دربار نبوت میں لا رہے تھے کہ طوفان کی وجہ سے حجاز کی بجائے حبشہ پہنچ گئے۔ حضرت جعفرؓ اور دوسرے مسلمان حبشہ سے مدینہ واپسی کی تیاری میں تھے۔ آپ بھی ان کے ساتھ قافلہ میں شامل ہو گئے۔ جب خیبر فتح ہوا۔ اس وقت آپؓ مدینہ حاضر دربار نبوت ہوئے۔ فتح مکہ، غزوۂ حنین، غزوۂ تبوک اور دوسرے بہت سے معرکوں میں شامل رہے۔ رسول اللہؐ نے آپ کو یمن کا عامل مقرر فرمایا اور حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں بصرہ کے حاکم مقرر ہوئے اور 34 ھ میں کوفہ کے والی مقرر کئے گئے۔ واقعہ تحکیم میں حضرت علیؓ کے نمائندہ تھے۔ آپ کی وفات 44ھ کو مکہ یا کوفہ میں ہوئی۔ ابراہیم، ابوبکر، ابوبردہ، موسیٰ آپ کے بیٹے تھے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) ۔ قیمت 5 روپے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسلوب بیان

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

قسط دوم آخر

ترجمہ۔ہم قبل ازیں ابراہیمؑ کو رشد وہدایت عطا کر چکے تھے اور ہم اسے خوب جانتے تھے۔ یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے چچا اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں کیا ہیں جن پر سر جھکائے تم عبادت کرتے رہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اسی طرح اپنے باپ دادوں کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا ہے ابراہیمؑ نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ تم بھی اور تمہارے باپ دادے بھی کھلی گمراہی میں چلے آتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اے ابراہیم! کیا تُو واقعی سچی تعلیم ہمارے لئے لایا ہے یا تُو محض مذاق کرنے والوں اور مذہب کو کھیل سمجھنے والوں میں سے ہے۔حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ سچ یہ ہے کہ تمہارا رب تو آسمانوں اور زمین کا وہ خدا ہے جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اور میں اس پر تمہارے سامنے گواہ ہوں۔نیز بخدا میں تمہارے چلے جانے کے بعد تمہارے ان معبودوں کے متعلق ایک اچھی تدبیر کروں گا۔چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے سوائے بڑے بت کے باقی سب کو ریزہ ریزہ کر دیا۔تا وہ (حیرت زدہ ہوکر) ابراہیمؑ کی طرف رجوع کریں۔وہ لوگ (یہ نظارہ دیکھ کر) کہنے لگے کہ جس شخص نے ہمارے خداؤں کا یہ حال کیا ہے وہ یقیناً ظالموں میں سے ہے۔پھر ان میں سے کچھ کہنے لگے کہ ہم نے ایک نوجوان ابراہیمؑ نامی کو ان کے بارے میں ایسی ویسی باتیں کرتے ہوئے سنا تھا۔پھر سب بولے کہ اسے سب کے سامنے لایا جائے تا وہ گواہ ہوسکیں (آخر جب حضرت ابراہیمؑ کو لایا گیا تو ان مشرکوں نے ان سے کہا کہ) اے ابراہیم! کیا ہمارے خداؤں سے یہ سلوک تو نے کیا ہے؟ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اس سوال کو چھوڑو اگر یہ خدا اور الٰہ ہیں تو یہ فعل ان کا یہ بڑا بت ہی ان سے کرسکتا تھا۔تم ان شکستہ بتوں ہی سے ذرا پوچھ دیکھو۔اگر وہ بات کرتے ہیں۔مشرک اپنے دلوں میں سوچنے لگے اور کہنے لگے کہ درحقیقت تم ہی ظالم ہو۔پھر سرنگوں اور شرمندہ ہوکر کہنے لگے کہ اے ابراہیم! یہ تو آپ پہلے سے جانتے ہیں یہ بات تو نہیں کرتے۔اس پر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ پھر کیا تم اللہ کے سوا ایسے وجودوں کی عبادت کرتے ہو جو تم کو ذرہ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔تم پر افسوس ہے اور تمہارے معبودوں پر بھی حیف ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ انہوں نے کہا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں جلا دو اور اس طرح اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرسکتے ہو۔ہم نے کہا کہ اے آگ! تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی کا موجب بن جا۔" (الانبیاء آیات 52 تا 70)

ان دو مقامات پر، اور ایسا ہی اور بعض جگہ پر، اللہ تعالیٰ نے اس گفتگو کا ذکر فرمایا ہے جو حضرت ابراہیمؑ نے بتوں کے بارے میں اپنے چچا اور ساری قوم سے کی اور نہایت مؤثر انداز میں ان پر دیوی دیوتاؤں کی بےبسی کو واضح فرمایا ہے۔ہم بتا چکے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم بت پرست تھی اور ستارہ پرست بھی۔حضرت ابراہیمؑ کو قوم کے ذہنوں سے زمینی اور اجرامی تمام معبودوں کا تصور دور کرنا تھا اور یہ نہایت مشکل کام تھا۔حضرت ابراہیمؑ نے دلیل اور برہان کے ذریعہ بھی ہر قسم کے معبودان باطلہ کی تردید فرمائی اور پھر عملی طور پر بھی وہ رنگ اختیار کیا جس سے زمین کی بتوں اور آسمان کے سورج، چاند اور ستاروں کا بےحقیقت ہونا النقش فی الحجر کی طرح ذہن نشین ہو جائے۔گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے Theoritical اور Practical ہر دو طریق اختیار فرمائے۔

حضرت ابراہیمؑ کے اس کامل اتمام حجت سے کفار ساکت وگنگ رہ گئے۔دیکھئے ان آیات میں اس واقعہ کا ذکر ہے جب حضرت ابراہیمؑ پہلے کافی رات گئے تک اپنی قوم پر توحید کے بارے میں حجت قائم کرتے رہے۔قوم عاجز ولاجواب ہوگئی مگر اپنی بات پر بضد رہی۔تب ابراہیمؑ نے اعلان فرمایا کہ میں تمہارے بتوں کے بارے میں اب ایک اور تدبیر کرنے والا ہوں۔وقت زیادہ ہو چکا تھا اور حضرت ابراہیم جیسا کہ لفظ سقیم کے ایک معنے بیزار بھی ہیں واقعی بیزار تھے۔اسی لئے جب انہوں نے ستاروں کو دیکھ کر "انی سقیم" فرمایا تو حاضرین بلاچون وچرا وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔بعد ازاں کچھ دیر آرام فرما کر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے پروگرام کو یوں مکمل کیا کہ سارے بت توڑ دیئے صرف بڑے بت کو محفوظ رکھا۔اس تدبیر سے حضرت ابراہیمؑ کا مقصد یہ تھا کہ بت پرستوں کے سامنے بتوں کا خدا نہ ہونا عملی صورت میں واضح کر دیا جائے۔چنانچہ یہ تدبیر کارگر ثابت ہوئی۔بت پرستوں نے جب حضرت ابراہیمؑ کو مجلس میں بلا کر ان سے ان الفاظ میں سوال کیا:۔

کیا تو نے ہمارے خداؤں سے یہ کارروائی کی ہے؟ تب وہ اصل موقعہ پیدا ہو گیا جس کی تلاش حضرت ابراہیمؑ کو تھی چنانچہ وہ بڑے دلیرانہ انداز میں گویا ہوئے کہ تم یہ سوال مجھ سے کیوں کر رہے ہو، کیا اس سوال کی بھی ضرورت ہے؟ اگر یہ واقعی خدا ہیں جیسا کہ تم اب تک کہہ رہے ہو تو ان کو توڑنے کا کام میں ایک عاجز انسان کیسے کرسکتا ہوں؟ تمہارے عقیدہ کے مطابق تو یہ کام ان کا بڑا معبود ہی کرسکتا تھا اور دیکھ لو کہ وہ چھوٹے خداؤں کو توڑ پھوڑ کر خود صحیح وسلامت موجود ہے۔اب آسان راہ یہ ہے کہ مجھ سے پوچھنے کی بجائے ان ٹوٹے ہوئے بتوں سے یہ دریافت کرلو کہ کس نے ان کو توڑا ہے۔میں نے توڑا ہے یا اس بڑے بت نے۔یہ خاص انداز کلام اتنا مؤثر اور اس قدر دلنشین تھا کہ بت پرست سوچنے پر مجبور ہوگئے اور ذرا سے غور سے انہیں شرمندگی محسوس کرتے ہوئے کہنا پڑا کہ اے ابراہیم! یہ تو سب کو معلوم ہے کہ ان بتوں میں قوت گویائی نہیں ہے۔اب کیا تھا حضرت ابراہیمؑ نے فی الفور ایک بھرپور وار کیا کہ ایسے بےحقیقت کو پوجنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

کتنی حیرت کی بات ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے دشمن ان کے فقرہ بل فعلہ کبیر ھم .... کو جھوٹ یا غلط بیانی پر محمول قرار نہیں دیتے اور انہیں یہ نہیں کہتے کہ ایک تو آپ نے ہمارے معبودوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہے اور دوسرے اب غلط بیانی کر رہے ہیں۔دراصل کفار اور مشرکین حضرت ابراہیمؑ کے لہجہ کو سن رہے تھے، ان کے چہرہ کو دیکھ رہے تھے، ان کے انداز بیان کو محسوس کر رہے تھے اس لئے وہ حضرت ابراہیمؑ پر الزام دینے کی بجائے خود شرمندہ ونادم تھے۔کتنی حیرت کی بات ہے کہ جو بات حضرت ابراہیمؑ کے شدید ترین دشمنوں کو نہیں سوجھی۔وہ علماء نے اپنی تفسیروں میں درج کر دی ہے۔خدا تعالیٰ تو حضرت ابراہیمؑ کو صدیقا نبیا قرار دیتا ہے، گویا ان سے کذب کا صدور ناممکن تھا۔مگر علماء اور مفسرین کی ایک جماعت محض ابراہیمی انداز کلام کو نہ جاننے کے باعث ان کو جھوٹ بولنے والا یا کم ازکم تین جھوٹوں کا مرتکب قرار دیتی ہے۔یا للعجب!

حضرت ابراہیمؑ کے اپنے گھرانے کا یہ بت خانہ تھا۔ان بتوں کے چور چور کرنے سے انہیں مالی طور پر کچھ نقصان ہوا ہوگا مگر انہوں نے شرک کے خلاف اور بت پرستی کی تردید میں اس طریق سے جو دلیل قائم کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔اس دلیل کی قوت کے سامنے سب مشرکین کی گردنیں جھک گئیں اور وہ سراسر لاجواب ہوکر رہ گئے۔افسوس کہ لوگوں نے حضرت ابراہیمؑ کے کلام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اس معصوم پر بہت ظلم کیا ہے۔صلی اللہ علی ابراہیم وعلی الہ۔

سوم۔حضرت ابراہیمؑ کی قوم ستارہ پرست تھی۔وہ سورج، چاند اور ستاروں کی پوجا کرتی تھی۔سنئے اور دیکھئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کس پُرحکمت اور مؤثر عملی طریق گفتگو سے اس ستارہ پرستی کا سدباب کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ترجمہ۔وہ وقت یاد کرو جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے چچا آزر سے کہا تھا کہ کیا تو اپنے تراشے ہوئے اصنام کو خدا قرار دیتا ہے۔میرے نزدیک تو آپ اور آپ کی ساری قوم خطرناک گمراہی میں ہے۔اللہ فرماتا ہے کہ اسی طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کے مشاہدات کراتے تھے۔وہ اس طرح کامل یقین رکھنے والوں میں تھے۔چنانچہ جب رات پڑی تو انہوں نے ستارہ کو دیکھ کر کہا کہ آیا یہ میرا رب ہے؟ مگر جب وہ غروب ہو گیا تو اعلان کردیا کہ میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔پھر جب چاند کو زیادہ چمکتا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے؟ جب وہ بھی غروب ہوگیا تو کہنے لگے کہ اگر میرے سچے رب نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں بھی ان ستارہ پرست گمراہوں میں سے ایک ہوتا۔پھر جب سورج نظر آیا اور وہ زیادہ روشن تھا تو پھر کہا کہ کیا یہ میرا رب ہے یہ تو بڑا بھی ہے؟ مگر جب سورج بھی غروب ہوگیا تو فرمانے لگے کہ اے میری قوم! میں ان معبودوں سے بیزار ہوں۔جنہیں تم خدا کا شریک ٹھہرا رہے ہو۔میں تو اپنی پوری توجہ سے اس خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے اور میں مشرکوں میں سے ہرگز نہیں ہوں۔"

(سورۃ انعام آیت نمبر 75 تا 80)

ان آیات کی تفسیر میں اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے واقعی سچ مچ پہلے ستارہ کو خدا سمجھا۔جب وہ ڈوب گیا تو اس سے بیزار ہوگئے۔پھر چاند کو خدا مانا اور اس کے غروب ہونے پر اس سے بیزاری کا اعلان کر دیا۔پھر سورج کو خدا قرار دیا اور جب وہ بھی نظروں سے اوجھل ہوگیا تو وہ اس سے بھی بیزار ہوگئے۔اگر کوئی ایسی تفسیر کرتا ہے تو یقیناً وہ حضرت ابراہیمؑ کے اسلوب کلام سے سخت نابلد ہے اور قرآن کریم کے بیان سے بھی سراسر ناآشنا۔ایسی تفسیر کرنے والے کو اگر اور کوئی بات سمجھ نہیں آتی تو کیا وہ اتنی واضح بات بھی نہیں سمجھ سکتا کہ چاند کے غروب ہو جانے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہے لئن لم یھدنی کہ اگر میرے خدا نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں بھی ان گمراہ لوگوں میں شامل ہوتا۔اس صراحت کے بعد کیا ادنیٰ عقل سے بھی تصور کیا جا سکتا ہے کہ اس کے بعد سورج نکلنے پر حضرت ابراہیم سورج کو اپنا معبود ٹھہرا لیں؟

اصل بات یہ ہے کہ یہ گفتگو ایک مناظرانہ گفتگو ہے۔حضرت ابراہیمؑ نے قوم کا منہ بند کرنے کے لئے عقلی دلائل کے علاوہ عملی دلیل کی یوں وضاحت کی کہ یہ ستارہ ہے جسے تم خدا قرار دیتے ہو اور کہتے ہو کہ میں بھی اسے "ھذا ربی" تسلیم کروں۔مگر یہ تو ڈوب رہا ہے۔پھر جب ڈوب جاتا ہے تو انہیں کہتے ہیں کہ ڈوبنے والے خدا نہیں ہو سکتے۔خدا کی شان یہ ہے کہ وہ حاضر وناظر ہو۔پھر چاند کے طلوع پر اور پھر سورج کے نکلنے پر اسی عملی دلیل کا اعادہ فرماتے ہیں اور اس

طرح قوم کے ذہنوں میں یہ امر اچھی طرح بٹھا دیتے ہیں کہ ستارے، چاند اور سورج خدا اور معبود نہیں ہیں۔ بلکہ دوسری مخلوق کی طرح خدا کی مخلوق ہیں۔ قوم کے لوگ اس دلیل کے آگے گنگ ہو جاتے ہیں اور کوئی اعتراض نہیں کر سکتے۔ گویا ابراہیمی علم کلام کا لوہا مان جاتے ہیں۔

چہارم۔ قوم عاجز آ چکی ہے اور حضرت ابراہیمؑ کی تباہی کے منصوبے سوچے جا رہے ہیں۔ اسی دوران میں حضرت ابراہیمؑ کو اس وقت کے بادشاہ نمرود کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جو اس سورج پرست قوم کا بادشاہ ہے۔ اب دیکھئے اس جگہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کس جرأت اور کس عقلمندانہ دلیل سے کام لیتے ہیں اور پھر کس حکمت سے کلام کرتے ہیں کہ بادشاہ بھی لاجواب ہو کر مبہوت رہ جاتا ہے۔ فرمایا:۔

ترجمہ:۔ کیا تجھے اس شخص کے بارے میں اطلاع نہیں جس نے اس وجہ سے کہ خدا نے اسے بادشاہت عطا کی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ سے ان کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ میرا رب تو وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ اس پر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ بہت اچھا اللہ تعالیٰ تو سورج کو مشرق سے لاتا ہے تو اسے مغرب سے لا کر دکھا۔ اس پر وہ کافر حیران رہ گیا کہ کیا جواب دے۔ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔" (سورۃ البقرہ:259)

اس گفتگو کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے اس دعویٰ کی تائید کے لئے ذکر فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہے انہیں جملہ تاریکیوں سے نکال کر نور اور روشنی کی طرف لاتا ہے۔ پس بادشاہ وقت سے حضرت ابراہیمؑ کی یہ گفتگو خاص توجہ کی محتاج ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی توحید کے لئے نظام احیاء و اماتت کو پیش فرمایا۔ بادشاہ نے معاملہ کو مشتبہ کرنے کے لئے کہہ دیا کہ میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ تب حضرت ابراہیمؑ نے باذن الٰہی اپنی پہلی دلیل 'احیاء و اماتت' کے ایک ایسے معین پہلو کو پیش کیا جس پر نمرود کی زبان بند ہو گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ احیاء و اماتت کا تعلق نظام شمسی سے ہے۔ میرا خدا اسے ایک مقررہ قانون کے مطابق ہمیشہ سے مشرق سے لا رہا ہے۔ اگر تو اس نظام پر اختیار رکھتا ہے تو اسے تبدیل کر کے دکھا دے۔ اب نمرود کے لئے دوہری مصیبت تھی۔ واقعاتی طور پر بھی یہ دلیل اس کا منہ بند کرنے والی تھی اور اس کے علاوہ قوم کے عقیدے کے ڈر سے بھی اس کی زبان خاموش ہو گئی۔ ساری قوم سورج کو سب سے بڑا دیوتا مانتی تھی۔ نمرود ڈرتا تھا کہ اگر میں نے جھوٹ موٹ بھی یہ کہا کہ سورج کو مشرق سے میں ہی لاتا ہوں تو سب لوگ میرے مخالف ہو جائیں گے اس لئے وہ مبہوت ہو گیا اور کسی قسم کا جواب نہ دے سکا۔

بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی دلیل تبدیل کر لی ہے۔ یہ خیال درست نہیں۔ دلیل تو بہر حال احیاء و اماتت والی ہی ہے۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بادشاہ کے ناجائز رویہ کو دیکھ کر اسے اس دلیل کے ایسے پہلو سے گرفت کی ہے۔ جس پر بادشاہ کو لاچار اور خاموش ہونا پڑا۔ اب گویا اس کے لئے "نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن" کا معاملہ ہو گیا تھا اور وہ عاجز آ گیا۔ یہ طریق گفتگو حضرت ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام کا ایک خاص انداز کلام ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کے گفتگو کرنے والوں کو رات کے زیادہ گزر جانے کی طرف توجہ دلانے کے لئے ستاروں پر نظر کی اور ان سے کہا۔ "انی سقیم" کہ میں سقیم ہوں۔ لفظ سقیم کے متعدد معنے ہیں یہ کہ میں بیمار ہوں اور یہ بھی کہ میں تمہارے رویہ سے اکتا گیا ہوں اور یہ بھی کہ میں توحید کی غیرت میں ان بتوں سے بدلہ لینے والا ہوں۔ آخری معنوں کے رُو سے یہ گویا "لاکیدن اصنامکم" کا مفہوم ہی اس لفظ میں ادا ہوا ہے۔ چونکہ انی سقیم کے معنے یہ بھی ہیں کہ میں بیمار ہوں اس لئے بعض مفسرین نے یہ معنے لے کر اور پھر یہ دیکھ کر کہ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت خانے کی مورتیاں توڑ دی تھیں، یہ لکھ دیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے (نعوذ باللہ) جھوٹ بولا ہے۔ وہ بیمار نہ تھے اور انہوں نے یونہی کہہ دیا کہ میں بیمار ہوں۔ حالانکہ بیماری کے بھی اقسام ہیں اور معمولی تراشیدہ بتوں کا توڑنا کونسی بڑی بات تھی۔

پھر اس جگہ سب سے بڑھ کر قابل غور امر یہ ہے کہ "انی سقیم" جملہ اسمیہ اور موکدہ ہے حضرت ابراہیمؑ نے یہ جملہ اپنے اشد ترین دشمنوں سے خطاب کرتے ہوئے ان کے سامنے بولا ہے۔ اگر فی الواقع حضرت ابراہیمؑ بیمار نہ تھے تو ان لوگوں کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی تکذیب کرنے کے لئے اس سے بہتر موقعہ کونسا ہو سکتا تھا۔ وہ فوراً کہہ دیتے کہ آپ ہم سے حق کی حمایت کے دعویٰ پر مناظرہ کر رہے ہیں اور یہ صریح جھوٹ بول رہے ہیں۔ واقعہ میں آپ بیمار نہیں مگر آپ کہہ رہے ہیں کہ "میں یقیناً بیمار ہوں" یہ کھلا جھوٹ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے بیان "انی سقیم" پر آپ کے معاندین نے کوئی اعتراض نہ کیا تھا بلکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ عملاً تصدیق کرتے ہوئے فوراً اٹھ کر چلے گئے۔ کیونکہ انہیں نظر آتا تھا کہ واقعی حضرت ابراہیمؑ بیمار ہیں اور اتنی لمبی گفتگو سے ان کی کوفت میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ انتہائی تعجب کی بات ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کے دشمن تو ان کے قول "انی سقیم" کی عملاً تصدیق کرتے ہیں مگر حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لانے کے کچھ مدعی کہتے ہیں کہ ان کا یہ بیان کذب و جھوٹ تھا۔ اناللہ ....

قرآن مجید کے بیانات پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے کسی بیان میں کوئی خلاف واقعہ بات نہیں ہے اور نہ ہی ان کی کسی بات پر ان کے دشمنوں کو گرفت کا موقعہ ملا ہے۔ پس جن لوگوں نے حضرت ابراہیمؑ کے کلام کو نہ سمجھنے کے باعث ان کے کلام کو کذب یا جھوٹ پر مشتمل قرار دیا ہے یہ ان کی سراسر غلط فہمی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے کلام میں ایسی کوئی بات نہ تھی اور ان کے زمانہ کے دشمنوں تک نے ان پر اس کا کوئی الزام نہیں لگایا تھا۔ یہودی تحریف کے نتیجہ میں ان پر کذب بیانی کا جو الزام لگنے والا تھا اس کے لئے انہوں نے پہلے سے دعا مانگی تھی:۔

کہ اے میرے خدا! آخر میں آنے والے لوگوں میں میرے لئے سچائی کی زبان اور تذکرہ قائم کر دے۔" (سورۃ الشعراء آیت نمبر:84)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کو قبول فرمایا اور قرآن مجید کے ذریعہ یہ اعلان کر دیا۔ انہ کان صدیقا نبیا۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نہایت درجہ راستباز نبی تھے۔ ان سے کذب کا صدور ناممکن تھا۔

بعض مفسرین کی غلطی سے اس آخری زمانہ میں یہ الزام پھر ذکر ہونے لگا اور نا سمجھی سے قرآن مجید کی آیات کی غلط تفسیر کی جانے لگی اور حضرت ابراہیمؑ پر پھر کذب کا الزام لگایا جانے لگا اور عیسائی پادریوں اور آریہ پنڈتوں نے اپنے اعتراضات کو زور سے شائع کرنا شروع کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس دور آخرین میں کھڑا کر دیا تا وہ اعلان کرتی رہے کہ حضرت ابراہیمؑ کامل سچے پیغمبر تھے اور ان کے کلام کو نہ سمجھنے کے باعث جو استدلال کئے جاتے ہیں وہ محض غلط ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسلوب کلام ایک خاص اور عجیب اسلوب ہے۔ اس کو سمجھے بغیر جو غلط اور ناروا الزام سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر لگائے جاتے ہیں سراسر باطل ہیں۔ جملہ انبیاء ہر قسم کے کذب اور جھوٹ سے معصوم ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ابوالانبیاء تھے۔ وہ خاص طور پر اس قسم کے الزام سے پاک تھے۔ اگر وہ (معاذ اللہ) جھوٹے ہوتے تو خداوند تعالیٰ ان کے لئے اتنا بڑا خارق عادت معجزہ نہ دکھاتا۔ کہ آگ کو ٹھنڈا کر دیتا اور اسے ابراہیمؑ کے لئے سلامتی کا موجب بنا دیتا۔

حقیقت یہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت سے بھی ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام صادق ترین وجودوں میں سے ایک خاص وجود تھے۔

(الفرقان نومبر 1959ء)

بقیہ صفحہ 5 دنیائے سائنس

ہیں اس سے گلوبل وارمنگ میں کتنا اضافہ ہوتا ہے؟ وہ گوشت جو آپ کی کھانے کی میز پر سجا ہے اس میں گلوبل وارمنگ میں اضافہ کرنے کے لئے بہت سے اجزاء شامل ہیں۔ جو گائے اور بھیڑوں ہی سے شروع ہو جاتے ہیں۔ جانور میتھین (Methane) گیس کی ایک بہت بڑی مقدار خارج کرتے رہتے ہیں جو کہ نظام ہضم کے عمل کا حصہ ہے۔ محققین ایک ایسا چارہ ایجاد کرنے کی کوشش میں ہیں جو اس طاقتور گرین ہاؤس گیس میں نمایاں کمی کر سکے جو جانوروں سے پیدا ہوتی ہے۔ گائیں تین سے چار اونس میتھین پیدا کرتی ہیں اگر وہ ایک پاؤنڈ گوشت پیدا کریں جو کہ پانچ سے چھ پاؤنڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے برابر ہے (جبکہ میتھین، کاربن ڈائی آکسائیڈ سے تیئس گنا زیادہ گلوبل وارمنگ کے لئے بدتر ہے)۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف گوشت کی پیداوار سالانہ گرین ہاؤس گیس کا 20 فیصد پیدا کرتی ہے (جبکہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے برابر "Carbon Dioxide Equivalent" گیسوں کی کل پیداوار 36 بلین ٹن ہے)۔

پاؤنڈ کے بدلے پاؤنڈ (دینا تو ایک اچھا کاروبار ہوا)۔ لیکن اگر اتنا ہی گائے یا بیل کا گوشت پیدا کیا جائے تو اس سے مرغیوں کی پیداوار سے 13 گنا زیادہ گلوبل وارمنگ پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح اگر آلو پیدا کئے جائیں تو ان کے مقابلے میں 57 گنا زیادہ گلوبل وارمنگ میں اضافہ ہوتا ہے۔ امریکہ میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اوسطاً ایک آدمی کی سالانہ گائے یا بیل کے گوشت کو استعمال کرنے کی مقدار گرین ہاؤس گیس میں اتنا ہی اضافہ کرتی ہے جتنی کہ ایک کار 1800 میل چل کر کرتی ہے! جب آپ اگلی دفعہ بیف برگر کھائیں تو ذرا سوچ لیں کہ آپ گلوبل وارمنگ میں حصہ ڈال رہے ہیں!

گاڑیوں سے توانائی کا حصول

ایم آئی ٹی MIT کے انجینئروں نے ایک ایسا شاک ابزاربر (Shock Absorber) بنایا ہے جو اونچی نیچی سڑکوں پر ہر دھچکے، دھکے لگنے پر خرچ ہونے والی توانائی کو بجلی میں منتقل کر دے گا۔ جو بیٹری چارج کرنے کے لئے کافی ہوگی یا گاڑی کے برقی نظام کو چلانے کے لئے کافی ہوگا۔ بہت سے فصلیں کاٹنے کے آلات جن میں توانائی کا استعمال ہوتا ہے کو ایسی ضائع شدہ توانائی کو دوبارہ استعمال کر کے کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

بریکیں لگانے سے جو توانائی ضائع ہوتی ہے اسے اب Regenerative Braking کی مدد سے دوبارہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بی ایم ڈبلیو BMW اور ہنڈا Honda کمپنیاں ایسے طریقے نکال رہی ہیں جو انجن کی حرارت کے بعد پیدا ہونے والی فاضل توانائی کو محفوظ رکھ سکیں گی۔ لیکن شاید یہ سب سے زیادہ دلربا پراجیکٹ ہوگا جو برطانیہ اور اسرائیل کے زیر غور ہے۔ ان دونوں ملکوں کا منصوبہ ہے کہ سڑکوں میں ہی بجلی کے جنریٹر گاڑ دیئے جائیں۔ تاکہ ان سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں بجلی کو استعمال کرتی رہیں۔

ہر روز ہزاروں گاڑیاں سڑکوں سے گزرتی ہیں اور اگر وہ توانائی دوبارہ حاصل کر لی جائے اور اسے دوبارہ استعمال کیا جا سکے جن سے سڑکوں کی روشنیاں جلیں اور گرڈ سٹیشنوں کو بجلی مہیا ہو تو سڑکیں ہی توانائی مہیا کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔

(روزنامہ ڈان لاہور 27 ستمبر 2009ء)

مکرم ندیم احمد مجاہد صاحب

پیاری بہن نمود سحر کی کچھ یادیں

میری چھوٹی بہن (رفعت) نمود سحر بیٹے کی پیدائش کے چند گھنٹوں بعد خدا کے حضور حاضر ہوگئی یہ غم ہم سب کے لئے اچانک تھا اور ایک خوفناک خواب تھا چار بھائیوں کی یہ لاڈلی سب سے چھوٹی محبت کرنے والی بہن تھی جو بہن کے روپ میں ایک ہمدرد وجود تھی۔ جس کا ہر بھائی کے ساتھ ایک خاص تعلق تھا۔ بیٹی کے روپ میں آنکھوں کی ٹھنڈک تھی، جس کی باتیں بوڑھے باپ کے لئے ہمیشہ راحت وتسکین کا باعث تھی جو بیوی کے روپ میں اتنی وفادار اور فرمانبردار تھی جس کا میاں ایک سال گزرنے کے باوجود اس غم سے باہر نہ نکل سکا۔ وہ ماں کے روپ میں ایک استاد تھی اور شفقت کا مجسمہ۔ اپنی بڑی بہنوں کے لئے استانی بھی تھی اور سہیلی بھی۔

اچھی مقررہ تھی اور لجنہ کے ہر تقریری مقابلہ میں حصہ لیتی تھی۔ اپنی تقریریں مجھ سے لکھواتی لیکن بعد میں اپنی مرضی سے ردو بدل کرلیتی جب پوزیشن آتی تو میری اس سے یہی لڑائی ہوتی تھی کہ تقریر کس نے لکھی تھی لجنہ اور ناصرات کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی۔ ادبی ذوق رکھتی تھی۔ حضرت مسیح موعود اور صاحبزادی امۃ القدوس کی چند نظمیں زبانی یاد تھیں۔ جنہیں اکثر پڑھتی رہتی تھی۔ آخری ایام میں صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کے یہ اشعار کثرت سے پڑھتی تھی۔

ذوق دعا کو میرے رنگ ثبات دے دے
جام لقا پلا دے آب حیات دے دے
یہ تو نہیں میں کہتی کل کائنات دے دے
فرقت کی تلخیوں سے بس تو نجات دے دے
نظریں فلک کی جانب ہیں خاک سر جبین ہے
جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے

خاندان حضرت مسیح موعود کی بزرگ خواتین سے خط وکتابت کرتی رہتی تھی اور انہیں ہر پریشانی پر دعا کے لئے لکھتی تھی۔ خدا کو بہت یاد کرتی تھی اٹھتے بیٹھتے خدا کی حمد اور تسبیح اس کا معمول بن گیا تھا۔ تسبیح کے کلمات ہر وقت زبان پر رکھتی تھی۔ درود شریف کا ورد کثرت سے کرتی تھی اور ذوق عبادت رکھتی تھی۔ ہر بھائی، بہن اور ان کے بچوں کے ساتھ خاص تعلق تھا۔ بھائی بہن کی پریشانی کو سن کر دعا میں بدل دیتی تھی۔ شادی کے بعد گجرات جاکر وہاں کی لجنہ کے لئے بھی کام کیا اور ان میں بھی اپنا ایک مقام بنایا۔

بہت ذہین تھی لیکن گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے کالج میں جاکر پڑھائی میں زیادہ دلچسپی لینا چھوڑ چکی تھی۔ اس کے باوجود بھی امتحان اچھے نمبروں سے پاس کرتی، اپنی بیٹی کو جب ایک اچھے انگلش میڈیم سکول داخل کروانے گئی تو وہاں کی پرنسپل اس سے اتنی متاثر ہوئی کہ اس کو وہیں پڑھانے کی آفر کی۔

نوفل کی پیدائش سے پہلے اس نے ایک خواب دیکھا جو اپنے بڑے بھائی کو لکھ کر بھی بھجوایا جس میں اس نے دیکھا کہ وہ راولپنڈی میں ایوان توحید کے ہال میں بآواز بلند حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا یہ شعر پڑھ رہی ہے۔

جو تیرے عاشق صادق ہوں فخر آل احمد ہوں
الٰہی نسل سے میری تو وہ انسان پیدا کر

فوت ہونے سے دو تین ماہ قبل ایک صبح جب سو کر اٹھی تو اپنی بہن کو بلا کر کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سفید کاغذ میں ایک خط آسمان سے آیا ہے اس پر لکھا ہوا ہے کہ 24-8-2008 کو اللہ میاں نے بلایا ہے۔ اس پر بہن نے ڈانٹا کہ کیوں ایسی باتیں کرتی ہو اس کے فوت ہونے کے بعد تعزیت پر آئی ہوئی ایک خاتون نے بتایا کہ اس کے فوت ہونے والی رات کو چاند کی 24 تاریخ ہی بنتی تھی۔

شاید یہی وجہ تھی کہ اس کے لاشعور میں کچھ تھا جس کی وجہ سے اس کو ہر کام کی جلدی تھی اپنی بڑی بیٹی جس کے آخری سیپارے رہتے تھے اپنی بھتیجی کی تقریب آمین میں ضد کرکے اپنی بیٹی کو بھی شامل کروایا اور اس طرح اپنی زندگی میں ہی اپنی بیٹی کی آمین کروا گئی۔ اسی طرح ایک دن اپنی بیٹیوں کو خوب تیار کرکے دلہن کی طرح سجایا اور پھر ان کی تصویریں بنائیں۔

خدا پر بہت توکل تھا اس کے بیٹے کے پیدا ہونے کا واقعہ بھی توکل الی اللہ کی اعلیٰ مثال ہے۔ جس پر ہسپتال کے لوگ بھی حیران رہ گئے اس کی ڈاکٹر اس کو کہتی تھی کہ آپ کی بیٹی ہوگی یہ ڈاکٹر کو کہتی تھیں کہ نہیں میں نے تو اپنے خدا سے بیٹا مانگا ہے وہ مجھے بیٹا ہی دے گا۔ لیکن ڈاکٹر اس کو ہمیشہ یہی سمجھاتی تھی کہ آج کل میڈیکل سائنس بہت ترقی کر چکی ہے اور یہ اندازے لگانا مشکل نہیں ہوتا کہ بیٹا ہوگا یا بیٹی۔ لیکن اس کو اصرار یہی ہوتا تھا کہ اللہ قادر ہے اس بحث و مباحثہ میں ان کی ملاقات ختم ہوتی تھی۔ اس دن جب اللہ نے نمود کو بیٹے سے نوازا تو وہ ڈاکٹر حیران رہ گئی اور نمود کو جب دیکھنے آئی تو بے اختیار کہا کہ آپ کا خدا جیت گیا اور میری سائنس ہار گئی۔ یہ بات پورے ہسپتال کے سٹاف اور وہاں آئے ہوئے لوگوں میں بھی بہت مشہور ہوئی اور گاؤں دیہاتوں کی عورتیں خاص طور پر جو اس وقت ہسپتال موجود تھیں نمود کو ملنے آئیں ان کا کہنا تھا کہ آج کل کے دور میں بھی ایسے لوگ ہیں جن کا خدا پر اتنا پختہ ایمان ہوتا ہے۔

اے خدا! تو ہماری اس بہن کے درجات کو رفعت عطا کر وہ جو تیری حمد کرتے نہ تھکتی تھی۔ آج وہ تیرے پاس ہے اس کو اپنی قربت کی چادر عطا کر وہ جو تیرے نام پر توکل کرتی تھی اس کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کر اور اس کی بچیوں کو نمود سحر بنا دے۔ جن کو ہم ہمیشہ خوش اور سکھی دیکھیں۔ تحریک وقف نو میں شامل یہ تینوں بچے جماعت کے لئے قابل فخر وجود بن سکیں اپنی ماما کے خواب کو پورا کرنے والے بنیں۔ اللہ کرے کہ یہ تینوں بچے لمبی عمر پائیں اور اپنی ماما کی روح کی تسکین کا باعث بنتے رہیں۔ اللہ ان کی خالہ منزہ خالد صاحبہ کو بھی توفیق دے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ ان بچوں کو بھی ماں جیسا پیار دیتی رہے۔ آمین

تحریر: پروفیسر عطاء الرحمان
مترجم: مکرم عاصم جمالی صاحب

حیرت انگیز دنیائے سائنس

فرمانبردار بیکٹیریا: بایولوجیکل روبوٹ

روبوٹس کے بارے میں ہم سب جانتے ہیں۔ صنعت وحرفت میں ان سے مفید ومؤثر طور پر کام لیا جاتا ہے۔ اس دور میں آٹوموبائل انڈسٹری کی مصنوعات کی تیاری میں روبوٹک مشینوں کے ذریعے کام لیا جاتا ہے۔ گھریلو کام کاج کے لئے ایسے روبوٹس میں بہتری پیدا کی جارہی ہے جو بتدریج زیادہ سے زیادہ فرض شناس ہورہے ہیں۔ سائنسدان اس شعبے کے ایک اور نہایت دلچسپی کے حامل پہلو پر کام کررہے ہیں۔ جو بیالوجیکل روبوٹس کہلاتا ہے۔ اس عمل میں حیاتیاتی نامیوں کے اندر کارفرما نظام حیات کو ایسے طور پر ادل بدل کیا جاتا ہے کہ وہ پہلے سے مقرر شدہ کام کرسکیں۔

بیکٹیریا (جرثوموں) کو عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ بیماریاں پھیلاتے ہیں۔ لیکن ان کو پہلے بھی کئی مفید مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ان میں خام مال کی تبدیلی جیسے، گڑ کی راب کو سٹرک ایسڈ (Citric Acid) بنانا، صنعتوں کے لئے خامرے (Enzymes) بنانا اور ادویہ کی تیاری شامل ہیں۔ پہلے یہ کام قدرتی حیاتیاتی نظام سے لیا جاتا تھا۔ اب تراش خراش کیا ہوا بیکٹیریا (Stripped Down) (یعنی جینیاتی نظام میں تبدیلی پیدا کرکے بنایا ہوا حیاتیاتی نظام) بنایا جارہا ہے۔ جو بطور ایک چھوٹے غلام (Micro Slave) کے کام کرسکتا ہے۔ بایولوجیکل روبوٹس یا بایوبوٹس (Biobots) کے ذمے ایک کام لگایا جاتا ہے جیسے مائیکرو چپس (Microchips) پر انتہائی باریک نمونے کے ٹھپے لگانے کا کام، جو مخصوص کیمیکل سے رسنے والی ریزش کو پہلے سے طے شدہ راستے پر لانے سے لیا جاتا ہے۔ ایسے کپڑوں کی تیاری جو اپنے آپ کو خود صاف کرسکیں (جنہیں زندہ (Living) کپڑے بھی کہا جاسکتا ہے) تیاری کے مراحل میں ہیں۔ وہ ایسی بیکٹیریا کی بے ضرر نسلوں کے ساتھ گاڑ دیا جاتا ہے کہ جو بغلوں کی بُو کو دور کرسکتا ہے جو پسینے کے ساتھ ملی ہوئی پروٹین سے پھلتا پھولتا ہے۔ ایک دوسرا بیکٹیریا یا ایسی تحفظاتی ریزش چھوڑ سکتا ہے جس کی تہہ کپڑے کی زندگی میں اضافہ کردیتی ہے یا ایسی کیمیکل کی ریزش ہوگی جو جراثیم کش مادوں پر مشتمل ہوں گی جنہیں مرہم پٹی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بیکٹیریا کو پہلے بھی چھلکے ہوئے تیل (Oil Spills) کو صاف کرنے کے لئے، کلورینیٹڈ ہائیڈروکاربن کو تحلیل کرنے کے لئے اور زمین سے زہریلی دھاتوں کے دور کرنے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ اب کوششیں کی جارہی ہیں کہ اب ایک ایسا جینیاتی تبدیل شدہ خردحیویہ (مائیکروب Microbes) بنایا جائے جو صنعت وحرفت کے خاص کاموں کو سرانجام دے سکے۔

مصنوعی کرکری ہڈی نے امید کی کرن روشن کردی ہے

بڑی عمر کے لوگوں میں جوڑوں کی درد ایک عام شکایت ہے۔ یہ اکثر جوڑوں کی ہڈیوں کے گھسنے کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ قدرتی کرکری ہڈی، ہڈیوں کے درمیان رگڑ کو کم کرتی ہے۔ لیکن یہ پرانی ہونے کے باعث اسے بالآخر تبدیلی کی ضرورت پڑتی ہے۔ قدرتی کرکری ہڈی کو مصنوعی مادے سے تبدیل کرنے کی کوششوں میں بڑی ہی محدود کامیابی ہوئی ہے۔ کیونکہ جوڑوں کے درمیان بہت زیادہ ہونے والی رگڑ جوڑوں کے درمیان لگائے جانے والے سنتھیٹک مادے کو سخت کردیتی ہے۔ اس طرح لگایا جانے والا مادہ چند ہی سالوں میں بیکار ہوجاتا ہے۔

اسرائیل کی ویزمان (Weizmann) انسٹیٹیوٹ آف سپیس (Space) کے جیکب کلین (Jacob Klein) نے کم رگڑ کھانے والے جوڑ پولیمر (Polymer) سے بنائے ہیں جن کی سطح پر مالیکیولر برش لگے ہوئے ہیں۔ یہ برش پانی کے مالیکیول کو اپنی طرف کھینچتی ہے جو بطور چکنائی (Lubrication) شدہ حفاظتی خول کے کام کرتے ہیں۔ جونہی وہ ایک دوسرے کو حرکت دیتے ہیں تو اس سے رگڑ حیران کن حد تک کم ہوتی ہے۔ اس مواد میں وہ تمام خصوصیات ہیں جن کا مقابلہ قدرتی کرکری ہڈی سے کیا جاسکتا ہے۔

گائے یا بیل کے گوشت کے برگر سے گلوبل وارمنگ میں اضافہ ہوتا ہے

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ جو کھانا آپ کھاتے

باقی صفحہ 4 پر

نمک کی تاریخ

تاریخ نویسی میں ایک اضافہ اور ہوا ہے اور وہ یہ کہ اب اشیاء کی تاریخ بھی لکھی جانے لگی ہے۔ کیونکہ مؤرخین کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ اشیاء بھی انسانوں کی طرح زندگی رکھتی ہیں اور معاشرے میں اسی طرح سے اثر انداز ہوتی ہیں جیسے کہ انسان۔ اس لئے اگر اشیاء کی تاریخ لکھی جائے تو اس سے نہ صرف ان کے اور انسان کے باہمی تعلقات کے بارے میں ارتقائی عمل کا احساس ہوتا ہے بلکہ یہ کہ اشیاء کس طرح سے انسان کی زندگی، اس کے برتاؤ، رویہ اور سوچ پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

انہیں اشیاء میں ایک اہم شے نمک ہے جو کہ اپنے اندر ایک تاریخ پوشیدہ رکھے ہوئے ہے اب مؤرخین اس تاریخ کی چھان بین کر رہے ہیں کہ نمک کی انسان کی زندگی میں کیا اہمیت رہی ہے؟ اس کا تعلق مذہبی اور سماجی رسومات سے کس طرح جڑ گیا ہے؟ اور سیاسی طور پر اس کو حکمراں طبقوں نے اپنی مالی مفادات کے لئے کس طرح سے استعمال کیا ہے۔

اب ماہر آثار قدیمہ اور مؤرخین اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ نمک کا استعمال بہت قدیم ہے، یعنی اس کی شہادت پتھر کے زمانہ سے ملتی ہے۔ ابتداء ہی سے غذا اور ادویات میں استعمال ہونے کی وجہ سے اس کی اہمیت بہت بڑھ گئی تھی جس کا اظہار قدیم مصنفوں کے ہاں ملتا ہے، مثلاً یونانی شاعر سے الٰہی مادہ (Divine Substance) کہتا ہے۔ افلاطون کے نزدیک یہ خدا کے نزدیک ایک پسندیدہ شے ہے۔ اس وجہ سے اس کی قدر و قیمت بڑھ گئی۔ ابی سینا یا ملک حبشہ میں جب مہمان آتا تھا تو اسے بطور عزت نمک کی ڈلی پیش کی جاتی تھی تاکہ وہ اسے چاٹے۔ یورپ میں یہ آداب میں سے تھا کہ نمک کو انگلیوں سے چھوا جائے۔ اسے برتن سے چاقو کی نوک پر لیا جاتا تھا اور پھر پلیٹ میں ڈالا جاتا تھا۔ امراء کھانے کی میز پر نمک رکھتے تھے تاکہ اس سے ان کی دولت اور امارت ظاہر ہو۔

اگرچہ اس موضوع پر کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں، جن میں خاص طور سے، ایس۔ اے۔ ایم ایڈشیڈ کی ''نمک اور تہذیب'' S.A.M. Adshead: Salt and Civilization(1992) قابل ذکر ہے، مگر اس موضوع پر مارک کرکانسکی کی کتاب ''نمک: دنیا کی تاریخی'' نئی کتاب ہے کہ جس میں نمک کو دنیا کے تاریخ کے حوالے سے دیکھا گیا ہے۔ Mark Kurcansky: Salt: A World History (2002) نمک کے استعمال کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے کہ 1920ء کی دہائی میں، ایک نمک کی کمپنی میں پمفلٹ شائع کیا کہ جس میں اس کے ایک سو ایک فوائد بتائے گئے ہیں۔ لیکن زمانہ قدیم میں بھی لوگ اس کے فوائد سے واقف تھے۔ جن میں خاص طور سے مچھلی اور گوشت کو محفوظ کرنا تھا۔ مصری نہ صرف گوشت کو محفوظ رکھتے تھے، بلکہ وہ پہلے لوگ تھے کہ جنہوں نے روٹی میں اس کو استعمال کیا۔ نمک کا یہ استعمال ہمیں کیلٹسوں (Celt)، چینیوں، رومنوں، فونقیوں کے ہاں بھی ملتا ہے۔ مصری نمک کو ممی یا حنوط شدہ لاشوں میں بھی استعمال کرتے تھے۔

اس کی اس اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے رومی مصنف پلینی (Pliny) کہتا تھا کہ ایک مہذب زندگی بغیر نمک کے نہیں رہ سکتی ہے۔ یہ اس قدر اہم شے ہے کہ اس کو ہم ذہنی سکون اور راحت کے لئے بطور تشہیر استعمال کرتے ہیں۔ پانچویں صدی میں ایک گوتھ سردار کا کہنا تھا کہ یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی سونے کی تلاش نہ کرے، لیکن یہ ناممکن ہے کہ کوئی بغیر نمک کے زندہ رہے۔

لہٰذا نمک کی خصوصیات میں یہ اہم باتیں تھیں کہ **اول** تو اس کا ذائقہ نہیں بدلتا ہے، وہ ہر حالت میں ایک سا رہتا ہے۔ **دوئم** یہ کہ یہ اشیاء کو سڑنے اور خراب ہونے سے بچاتا ہے۔ اس وجہ سے دنیا کی بہت سی تہذیبوں میں نمک اور وفاداری کو مشترک سمجھا جاتا ہے۔ برصغیر میں جس نے کسی کا نمک کھا لیا تو اب اس پر یہ فرض ہو جاتا تھا کہ وہ اس سے وفادار رہے اور اسے نقصان نہ پہنچائے۔ اس پس منظر میں ''نمک حلال اور نمک حرام'' کی اصطلاحات کا رواج ہوا۔ معاشرہ میں اس شخص کی عزت نہیں رہتی کہ جس نے مالک کا نمک کھا کر اس سے غداری کی ہو۔ یہودیوں میں بھی توریت میں نمک کے بارے میں یہ ہے کہ اس پر معاہدہ کیا ہوا، خدا سے معاہدہ ہوتا ہے۔

نمک کی کمی اس کی اہمیت اور استعمال کی وجہ سے کئی ملکوں میں اسے بطور تنخواہ دیا جاتا تھا۔ رومی فوجی بھی تنخواہ کا ایک حصہ نمک کی شکل میں پاتے تھے۔ لاطینی زبان میں ''سال'' (Sal) یعنی نمک فرانسیسی زبان میں سولاے (Solde) ہو گیا اور اس سے یہ سولجر بن گیا۔ ہندوستان میں بھی کئی علاقوں میں یہ تنخواہ کا ایک حصہ ہوتا تھا، اس لئے بھی وفاداری اس سے مشروط ہو گئی تھی۔

نمک کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ بہت سے شہروں کے نام اس پر ہیں، جیسے زالس برگ (Salzburg) سالٹ کوٹس (Salt Coats) سالٹ لیک سٹی۔ ہال (Hal) کا قدیم جرمنی میں مطلب نمک ہے اس لئے ہالے (Halle) ہالائن (Hallin) اور ہال اسٹاڈ (Hall Stadt) نمک کے سلسلہ میں مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ چھوٹے چھوٹے قصبے اور گاؤں نمک کا نام لئے ہوئے ہیں۔

نمک کا استعمال، اس کی ضرورت، اور مانگ کو دیکھتے ہوئے دنیا کی مختلف حکومتوں نے اس پر ٹیکس لگا کر اپنی آمدنی کو بڑھایا۔ مثلاً قدیم چین میں نمک پر حکومت کی اجارہ داری ہوتی تھی، اس سے اسے جو آمدنی ہوتی تھی اس سے وہ فوجی اخراجات پورے کرتی تھی، کہ (Qi) اور ہان (Han) حکمران خاندانوں کے عہد میں اسی کی آمدنی سے چین کی طویل دیوار تعمیر ہوئی۔ لیکن نمک پر ٹیکس کے خلاف عوام میں سخت غم و غصہ تھا، اسی وجہ سے 44 ق۔م میں حکومت نے اپنی اجارہ داری ختم کر دی۔ لیکن جب بعد میں فوجی مہمات کی وجہ سے جو اخراجات ہوئے تو دوبارہ سے ٹیکس کو نافذ کر دیا گیا۔ اس کے بعد سے ہم دیکھتے ہیں کہ چین کی تاریخ میں بجٹ کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ ساتھ نمک پر اجارہ داری ختم اور قائم ہوتی رہی۔ عام طور سے لوگ اس کے خلاف رہے، اور اپنی نفرت کا اظہار بغاوتوں کی صورت میں کرتے رہے۔ 880 میں عوام نے بغاوت کرتے ہوئے زیان (Xi`an) شہر پر قبضہ کر لیا۔ اس صورت حال میں سیاسی طور پر اس بحث کا آغاز ہوا کہ کیا ریاست کا یہ حق ہے کہ وہ طاقت اور قوت سے لوگوں کو مجبور کر کے ان سے روپیہ وصول کرے اور کیا اس جابرانہ وصولی سے معاشرہ میں انتشار اور بے چینی نہیں پھیل جائے گی اور یہ ریاست اور عوام کو ایک دوسرے کا دشمن نہیں بنا دے گی۔

ریاست کے بارے میں اس نقطۂ نظر کو ہم رومی حکومت میں دیکھتے ہیں کہ جو عوام کو سستے داموں نمک فراہم کرتی تھی، لیکن جنگ اور دوسرے ہنگامی حالات میں جب اسے پیسہ کی ضرورت ہوتی تھی، وہ اس پر ٹیکس لگا کر اخراجات پورے کرتی تھی۔ وینس میں تاجروں کی حکومت میں بھی نمک پر ٹیکس لیا جاتا تھا۔ اس کے بہت سے مجسمے اور دوسری پبلک عمارتوں کی تعمیر میں نمک کی انتظامیہ کا عمل دخل تھا کہ جس نے ان اخراجات کو پورا کیا۔ فرانس میں نمک کا ٹیکس (Cabelle) غیر مقبول تھا، اسی وجہ سے 1789ء میں نیشنل اسمبلی نے اسے منسوخ کر دیا۔ جن ملکوں نے نمک کی تجارت سے بہت منافع کمایا ان میں وینس کے تاجر قابل ذکر ہیں۔ ان کے ساتھ ہی جنوا اور برما نے بھی اس تجارت سے فائدہ اٹھایا۔

امریکہ کے سلسلہ میں مصنف کا کہنا ہے کہ بہت سے امریکی قبائل جب نمک جمع کیا کرتے تھے تو یہ ان کے لئے ایک مقدس رسم ہوتی تھی۔ جو لوگ نمک جمع کرتے تھے ان کی راہنمائی مذہبی راہنما کرتا تھا اور یہ صرف مردوں کے لئے مخصوص تھا کہ وہ نمک حاصل کریں۔ جب یہاں یورپی آباد ہوئے، تو ان کے درمیان نمک پر لڑائی جھگڑے ہوئے اور کئی جنگیں اس سلسلہ میں لڑی گئیں۔ امریکہ کی جنگ آزادی میں بھی اس کا اہم کردار رہا ہے۔ جب برطانیہ نے امریکی تجارت پر پابندی عائد کی تو بہت سی کالونیز نے اپنے استعمال کے لئے نمک بنانا شروع کر دیا۔ 1776ء اور 1777ء میں کانگریس کی کمیٹی نے یہ ہدایات دیں کہ نمک کے لئے دوسری قوموں پر انحصار نہیں کیا جائے اور اپنے لئے خود نمک بنایا جائے۔ آگے چل کر امریکہ کی خانہ جنگی میں بھی نمک کا حصہ رہا۔ جنوبی ریاستوں کو اس لئے بھی شکست ہوئی کہ ان کے ہاں نمک کی کمی ہو گئی تھی۔

برطانوی ہندوستان میں بھی نمک نے سیاست میں نمایاں حیثیت حاصل کی۔ انگلستان میں کانوں سے حاصل ہونے والا نمک ضرورت سے زیادہ ہوتا تھا، اس لئے اسے ملک سے باہر اس کے لئے منڈیوں کی ضرورت تھی۔ لیکن اڑیسہ کا نمک برطانوی نمک کے مقابلہ میں سستا تھا، اس لئے وہاں اس کے لئے منڈی حاصل کرنا مشکل تھا۔ لیکن جب بنگال اور اڑیسہ پر برطانیہ کا اقتدار قائم ہو گیا تو حکومت نے نمک بنانے پر پابندی عائد کر دی اور 1804ء پر اس پر اپنی مکمل اجارہ داری قائم کر لی۔ اس کے خلاف 1817ء میں ایک بغاوت ہوئی۔ لیکن حکومت نے نہ صرف اجارہ داری باقی رکھی، بلکہ نمک کی اسمگلنگ کو روکنے کے لئے بنگال میں جگہ جگہ چیک پوسٹس تعمیر کیں۔ 1888ء میں حکومت کی اس پالیسی کے خلاف احتجاج ہوا اور نمک کے ٹیکس کو غیر منصفانہ قرار دیا گیا۔ اس سلسلہ میں نمک کی اجارہ داری کے خلاف 1930ء میں گاندھی جی کا وہ مارچ تھا جو انہوں نے راندی تک کیا اور وہاں جا کر نمک کے قانون کو توڑا۔

نمک کی اس تاریخ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اشیاء کس طرح سے ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگیوں پر اثر انداز ہوتی ہیں اور تاریخی عمل میں حصہ لیتی ہیں۔ تاریخ کے ان گمشدہ پہلوؤں سے پردہ اٹھا کر مورخین نہ صرف تاریخ کے دائرے کو بڑھا رہے ہیں، بلکہ تاریخی عمل کو سمجھنے میں مدد دے رہے ہیں۔

(سہ ماہی مجلّہ تاریخ پنجاب نمبر جنوری 2004ء)

(مرسلہ: ندیم احمد فرخ)

فتنہ دجال کی شدت

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب بقیۃ احادیث الدجال حدیث نمبر 5239)

آنحضرت ﷺ نے دجال پر خطبہ دیا اور فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال سے خبردار نہ کیا ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر 6591)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد طارق سجاد صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مشتاق احمد رندھاوا صاحب آف ڈگری ضلع میرپور خاص حال مقیم کلفٹن کراچی مورخہ یکم دسمبر 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں نماز جنازہ مورخہ 4 دسمبر 2009ء کو بعد نماز جمعہ بیت المبارک ربوہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ اسی روز بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ عرصہ 5 سال سے جسم کے آدھے حصہ میں فالج کی وجہ سے صاحب فراش تھیں۔ اس دوران حوصلہ، صبر اور بشاشت سے مشکل وقت کو گزارا۔ مرحومہ ملنسار، مہمان نواز، دعا گو اور تہجد گزار تھیں۔ نظام جماعت، خلفاء کرام اور واقفین زندگی سے اطاعت، محبت، وفا اور احترام کا تعلق رکھنے والی اور اپنی اولاد کی اس حوالہ سے تربیت کرنے والی تھیں۔ ہمیشہ اپنی اولاد کی طرف سے کسی بھی رنگ میں خدمت دین کی توفیق ملنے پر بہت خوش ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی تھیں۔

مرحومہ نے خاوند کے علاوہ 2 بیٹے خاکسار، مکرم محمد قمر الزمان صاحب آف لندن اور پانچ بیٹیوں کے ساتھ کئی پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اپنی رضا کی جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم ضیاء الحق صاحب بابت ترکہ جمیلہ ثروت صاحبہ)

مکرم ضیاء الحق صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ جمیلہ ثروت صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 1/2 دارالصدر شمالی ربوہ برقبہ 4 کنال میں سے 5 مرلے بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ خاکسار کے بھائی مکرم اعجاز الحق صاحب میرے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم ضیاء الحق صاحب۔ بیٹا
2۔ مکرم اعجاز الحق صاحب۔ بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ عذرا بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم نذیر احمد صاحب)

مکرمہ عذرا بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم نذیر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 7/13 دارالصدر جنوبی ربوہ برقبہ 2 کنال میں سے 6 مرلے 181 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرم خلیل احمد ناصر صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب اور مکرم وسیم احمد صاحب کے علاوہ دیگر تمام ورثاء میرے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ۔ بیوہ
2۔ مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ۔ بیٹی
3۔ مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ۔ بیٹی
4۔ مکرمہ عذرا بیگم صاحبہ۔ بیٹی
5۔ مکرمہ سعیدہ طلعت صاحبہ۔ بیٹی
6۔ مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم۔ بھائی

ورثاء (مرحوم)

(i) مکرم حنیف احمد انجم صاحب۔ بیٹا
(ii) مکرم لطیف احمد صاحب۔ بیٹا
(iii) مکرم شفیق احمد صاحب۔ بیٹا
(iv) مکرم حفیظ احمد صاحب۔ بیٹا
(v) مکرم لئیق احمد صاحب۔ بیٹا

7۔ مکرم منیر احمد صاحب مرحوم۔ بھائی

ورثاء (مرحوم)

(i) مکرم خلیل احمد ناصر صاحب۔ بیٹا
(ii) مکرم مبارک احمد صاحب۔ بیٹا
(iii) مکرم وسیم احمد صاحب۔ بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان داخلہ

Air یونیورسٹی اسلام آباد نے ایم ایس ایم فل پروگرام ان انگلش میں آفر کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 18 دسمبر 2009ء ہے۔ جبکہ داخلہ ٹیسٹ 26 دسمبر 09ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے ویب سائٹ www.au.edu.pk اور فون نمبر 051-9262557 پر رابطہ فرمائیں۔

بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد نے بہار سمسٹر 2010ء میں درج ذیل پروگرامز میں داخلہ آفر کیا ہے۔

بی اے، بی ایس سی ایس، ایم بی اے، بی ایس (جیالوجی، جیوفزکس، انوائرمینٹل سائنسز)، ایم ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی، بی ایس ایس۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 دسمبر 09ء ہے داخلہ ٹیسٹ 20-19 دسمبر 09ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے ویب www.bahria.edu.pk اور فون نمبر 051-9260002 پر رابطہ فرمائیں۔

سکول آف فزیوتھراپی میو ہسپتال لاہور نے پانچ سالہ ڈاکٹر آف فزیوتھراپی میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ اس نے FSc پری میڈیکل یا مساوی تعلیم حاصل کی ہو، زیادہ سے زیادہ عمر 23 سال ہو۔ امیدوار پنجاب کے سکونتی ہونے چاہئیں۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس حاصل کرنے کے لئے ادارہ سے رابطہ کریں۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 14 دسمبر 09ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے فون نمبرز 042-9210054 042-9211129 پر رابطہ کریں۔

غلام اسحٰق خان انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی ٹوپی نے درج ذیل فیلڈز میں ایم ایس اور پی ایچ ڈی پروگرامز میں داخلہ آفر کیا ہے۔

(i) کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ (ii) الیکٹرانک انجینئرنگ (iii) انجینئرنگ سائنسز (iv) میکینیکل انجینئرنگ (v) میٹیریلز انجینئرنگ (vi) نینوٹیکنالوجی اینڈ میٹیریلز انجینئرنگ۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18 دسمبر 09ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے ویب سائٹ www.giki.edu.pk اور فون نمبر 0938-271858 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 7 دسمبر 2009ء کو پونے نو بجے رات مون مارکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں بم دھماکے ہوئے اس میں مکرم بشیر احمد سیال صاحب عمر 18 سال ابن مکرم منیر الدین سیال صاحب زعیم اعلیٰ بیت التوحید حلقہ وحدت کالونی لاہور کی ٹانگ پر فریکچر ہوا ہے شیخ زاید ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملازمت کے مواقع

1۔ پیکجز لمیٹڈ کو لاہور میں سینئر برانڈ مینیجر، گرافک ڈیزائنر، اسسٹنٹ مینیجر ہیومن ریسورسز ڈویلپمنٹ اور لاہور اور کراچی میں سیلز ٹرینیز درکار ہیں۔ درخواستیں 12 دسمبر 09ء تک بھجوائی جاسکتی ہے۔

2۔ DHL کو کسٹمر سروس ایگزیکٹوز اور ٹیلی سیلز ایگزیکٹوز درکار ہیں۔ درخواستیں 13 دسمبر 09ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

3۔ اینگرو فوڈز کو مختلف ڈیپارٹمنٹ میں مینیجر و آفیسرز درکار ہیں۔

4۔ ایک ادارہ کو جونیئر ایگزیکٹو، جونیئر اسسٹنٹ اور ڈیٹا انٹری آپریٹر درکار ہیں۔ درخواستیں 21 دسمبر 2009ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

5۔ ایک ادارہ کو اسسٹنٹ مینیجر ایڈمنسٹریشن، اسسٹنٹ مینیجر مینٹیننس، ڈیٹا انٹری آپریٹر، شفٹ انچارجز، کمپیوٹر پروگرامر اور پروڈکشن سپروائزرز درکار ہیں۔ اپنی درخواستیں 20 دسمبر 2009ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

6۔ مکرم شیخ طاہر احمد منیر صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور کو اپنے گھر کے لئے ایک تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ رابطہ کے لئے 0333-4511169

7۔ لاہور میں واقع ایک ادارہ کو آفس اسسٹنٹ اور اکاؤنٹس آفیسر درکار ہیں۔ ماہانہ تنخواہ 8/7 ہزار روپے سے شروع ہوگی، نیز ایک تجربہ کار ڈرائیور جس کی تنخواہ 6 ہزار روپے کے علاوہ رہائش اور کھانا بھی ہوگا درکار ہے۔
رابطہ کیلئے مکرم ذیشان صاحب 0321-4096555

نوٹ: 1 تا 6 اشتہارات کی تفصیل کیلئے 6 دسمبر 2009ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
0333-6708827

آزمائشی کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کے لئے ہے
جوڑوں کے درد کے لئے بفضل خدا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں۔ فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔
ہمارے چند خصوصی معالجات
مکمل معلومات کا کتابچہ مفت حاصل کریں۔
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر
کینیڈین کوالیفائڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن
مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر ربوہ پوسٹل کوڈ 48
فون: 047-6211544, 0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

خبریں

ملت ایکسپریس کا ربوہ میں سٹاپ منظور: ریلوے انتظامیہ نے عوام کی سہولت کے پیش نظر سرگودھا، کراچی کے درمیان چلنے والی 18۔ ڈاؤن ملت ایکسپریس کو نشتر آباد اور ربوہ ریلوے سٹیشن پر ایک منٹ کے لئے رکنے کی اجازت دے دی ہے۔ عوام کو یہ سہولت ایک ماہ کے لئے عارضی طور پر حاصل ہوگی۔ اس فیصلے پر فوراً عملدرآمد ہوگا۔

صدر زرداری کے سوئس اکاؤنٹس اور مقدمات کی تفصیلات طلب: سپریم کورٹ نے صدر زرداری کے بیرون ملک مقدمات اور سوئس بینکوں میں 6 کروڑ ڈالر کی رقم کی مکمل تفصیلات طلب کرلی ہیں۔ عدالت نے چیئرمین نیب کو سوئٹزرلینڈ میں 6 کروڑ ڈالر کی رقم کی ملکیت، اس کے دعویداروں کی تفصیل، متعلقہ ریکارڈ کی واپسی، اس کی حفاظت، بیرون ملک مقدمہ بازی پر حکومت پاکستان کے اٹھنے والے اخراجات اور تمام تر ریکارڈ کی تفصیلات پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔

بلوچستان کے ہر گریجوایٹ کو ملازمت دیں گے، جلاوطن راہنما مذاکرات کریں: وزیراعظم گیلانی نے بلوچستان کے عوام کے لئے مند بارڈر کھولنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ 7 پوسٹوں لہری، اوتھل، ڈیرہ، زیرہ پوائنٹ اور شیخ واصل کو ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ صوبے میں ہر گریجوایٹ کو ملازمت فراہم کی جائے گی۔ آئینی کوٹے کے علاوہ 5 ہزار ملازمتیں فراہم کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حقوق سے متعلق پارلیمانی کمیٹی ضروری پیش رفت کررہی ہے اور جلد ہی ایوان کو اعتماد میں لیا جائے گا اور واضح کیا کہ ہم مصالحت اور مذاکرات پر یقین رکھتے ہیں۔ تمام جلاوطن سیاسی کارکنوں اور راہنماؤں کے ساتھ مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ میں خود بزرگ سیاستدانوں کے گھر جانے کو تیار ہوں۔

پنجاب کابینہ نے سفارشات پر فیصلے کا اختیار وزیراعلیٰ کو دے دیا: پنجاب کابینہ نے نیشنل فنانس ایوارڈ کے لئے پنجاب کی طرف سے سفارشات پیش کرنے اور انہیں حتمی شکل دینے کے بارے میں فیصلے کا اختیار وزیراعلیٰ کو دے دیا۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی زیرصدارت ایوان وزیراعلیٰ میں منعقدہ صوبائی کابینہ کے اجلاس میں نئے این ایف سی ایوارڈ کے لئے سفارشات پر تفصیلی غوروخوض کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا کہ نئے نیشنل فنانس ایوارڈ کے لئے چاروں صوبوں کی کمیٹیوں نے افہام وتفہیم کی فضا میں معاملات کو آگے بڑھایا ہے۔ ہمارا موقف ہے کہ صوبوں کو زیادہ سے زیادہ مالی وسائل دیئے جائیں۔ کیونکہ صوبے مضبوط ہوں گے تو وفاق بھی مضبوط ہوگا۔

ملک میں ایڈز کے 97 ہزار 4 سو مریضوں کا پتہ چلایا جاچکا ہے: پاکستان میں اس وقت ایڈز کے 97 ہزار 4 سو مریضوں کا پتہ چلایا جاچکا ہے۔ جبکہ ڈیرہ غازی خان میں اب تک 155 لوگ اس سے متاثر قرار دیئے جاچکے ہیں۔ ایچ آئی وی ایڈز کے مریض کا علاج اور اس کے مراکز تک متاثرہ لوگوں کی آسان ترین رسائی اور دستیاب سہولیات سے مکمل استفادہ کے لئے راہنمائی اور معاونت بہترین انسانی خدمت ہے۔ ایڈز کے پھیلاؤ میں جنسی بے راہ روی اور منشیات کا بے دریغ استعمال قابل ذکر ہیں۔

تنہائی خواتین میں کینسر کو جنم دیتی ہے: امریکہ میں ایک حالیہ تحقیق کے بعد طبی ماہرین نے انکشاف کیا ہے کہ تنہائی نہ صرف بلڈ پریشر اور ڈپریشن کا باعث بنتی ہے بلکہ خواتین میں بریسٹ کینسر کو بھی جنم دیتی ہے۔ تنہائی کی شکار خواتین میں کینسر کی رسولیاں عام خواتین کی نسبت تین گنا تیزی سے بنتی اور بڑھتی ہیں۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

13 دسمبر 2009ء

1-30 am	ایم۔ٹی۔اے۔ جماعتی بین الاقوامی خبریں
2-15 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
3-05 am	راہ ھدیٰ
4-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 دسمبر 2009ء
5-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-00 am	یسرنا القرآن
6-20 am	تلاوت
6-30 am	لقاء مع العرب
7-35 am	رفقاء احمد
8-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 دسمبر 2009ء
9-30 am	فیتھ میٹرز
10-30 am	دورہ حضور انور
12-30 pm	فیتھ میٹرز
1-35 pm	دورہ حضور انور
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سپینش سروس
5-00 pm	تلاوت، درس حدیث
5-25 pm	یسرنا القرآن
5-45 pm	بنگلہ پروگرام
6-50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 دسمبر 2009ء
8-00 pm	گلشن وقف نو
9-05 pm	Casa Loma
9-35 pm	فیتھ میٹرز
10-40 pm	یسرنا القرآن
11-05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

ربوہ میں طلوع وغروب 11۔دسمبر

طلوع فجر	5:29
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:01
غروب آفتاب	5:07

Free Seminar **Study in the UK**

"Last Chance to get visa without IELTS"

تمام پاکستان کے Students جو UK میں بغیر IELTS کے تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانا چاہتے ہوں وہ اس سیمینار میں شرکت کریں۔ اپریل 2010ء کے بعد IELTS ضروری ہو جائے گا۔

Meet Official representative of the following Top Level Universities / Colleges & get admission, Scholarship & visa information for **March, April, June & Sep. 2010 Intake:-**

University of Glasgow	Dundee University
Kingston University London	Kingston College-London
Staffordshire University	University of Wales Institute of Cardiff
Heriot Watt University	University of Central Lancashire
University of Wolverhampton	University of Bolton (Manchester)
Canterbury Church University	Newcastle College
West London College London	St. Mary's University College
London College of Accountancy Finance.	London School of Business &
West Thames College-London	South Thames College –London
University of Swansea	Birmingham City University
The Sheffield College	The London College UCK
Dundee College	Ayr College

Ealing, Hammersmith & West London College

Venue / Time

Pearl Continental Hotel Lahore (Board Room "F") 15th December – Tuesday- 11:30am – 6:00pm

Benefits:-

1. Last chance to get visa without IELTS (Policy will be changed after April)
2. No Admission Fee! / No Application Fee!
3. No Visa Interview! / Visa in 15 days!

Students from other cities must attend this free seminar, Please bring copies of educational documents for admission.

Education Concern® [Mr. Farrukh Luqman]
042- 35177124 / 35162310/ 0302-8411770
67-C, Faisal Town, Lahore.
www.educationconcern.com/info@educationconcern.com

شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

مکان برائے فروخت
ایک مکان واقع دارالعلوم وسطی، بہترین لوکیشن، کارنر کا پلاٹ، رقبہ دس مرلے، تین کمرے، ڈرائنگ روم، کچن، دو باتھ روم اور دو صحن
برائے رابطہ: 0476213607, 0331-7717607

صاحب جی کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ
047-6214300

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
رہائش: 6214840
دکان: 6212837

FD-10